فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۳ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ، ۳۱ صلح ۱۳۵۰ ہش ، ۳۱ جنوری ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۷

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب جماعت صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۹ صلح ۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی مگر کمر کے نچلے حصّہ کا درد بدستور ہے ۔ احباب جماعت خاص سوز اور درد سے حضور ایدہ اللہ کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد

۳۰ صلح/جنوری تا ۵ تبلیغ/فروری ہفتہ وصُولی برائے چندہ جات صدر انجمن احمدیہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خُطبہ جمعہ فرمودہ ۸ صلح (جنوری) میں صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ میں ۳۰ جنوری سے ۵ فروری تک ، ۷ دن کا عرصہ مقرر کرتا ہوں ان سات دنوں میں یہ ساری کمی پوری ہو جانی چاہیئے ۔ جہاں تک موصیوں کے حِصّہ آمد میں کمی کا تعلق ہے ۔ اس کے لئے میں موصیوں کی تنظیم کو ذمہ دار ٹھہراتا ہوں ۔ وہ حصّہ آمد کی وصولی کا انتظام کریں ۔ اور کوئی بقایا نہ رہنے دیں ۔ باقی چندوں کے لئے جماعتی عہدیداروں کا فرض ہے ۔ کہ وہ پوری مستعدی کا مظاہرہ کر کے اس کمی کو پُورا کریں ۔ تاکہ جماعتی لحاظ سے ہمارا قدم اس جہت میں بھی پہلے کی طرح آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے ۔ (الفضل ۱۰ صُلح)

واضح رہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات میں اِس وقت تک جسقدر وصولی ہو جانی چاہیئے تھی اس میں ساڑھے پانچ لاکھ روپے کی کمی ہے ۔

ناظر بیت المال آمد

خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کر کے اپنے اموال کی حفاظت کیجئے

اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کیجئے کہ یہ طریق اپنے اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے ۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

" جو شخص مال سے محبّت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا ، جو بجا لانی چاہیئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا ۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم)

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (بقرۃ ع ۲۴)

اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کر کے اُن کی حفاظت کیجئے ۔

(ناظر بیت المال آمد)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ علالت طبع کے باعث کل نماز جمعہ پڑھانے مسجد مبارک میں تشریف نہیں لا سکے ۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی ۔ آپ نے خطبۂ جمعہ میں سورۃ توبہ کی آیت اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ؕ کی تفسیر بیان فرمائی آپ نے احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کے ہفتہ کو جو ۳۰ جنوری سے شروع ہو رہا ہے پورے طور پر کامیاب بنانے کی طرف توجہ دلائی ۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر نبی اور ہر مامور کے زمانہ میں مومنوں کے ساتھ ایک تجارت یا سودا کرتا چلا آیا ہے ۔ وہ سودا اور وہ تجارت یہ ہے کہ وہ مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس وعدہ کے ساتھ خرید لیتا ہے کہ وہ اپنے فضل کے ماتحت اس کے عوض میں انہیں جنّت عطا کرے گا ۔ عشق و محبّت کا یہ سودا جو بے انداز اور بے حساب نفع کا سودا ہے ہر نبی کے ماننے والے رضا و رغبت اور دلی بشاشت کے ساتھ قبول کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ وہ بے دریغ اپنی جانیں اور اپنے اموال خدا کی راہ میں پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جنت حاصل کرتے رہے ہیں ۔

جماعت احمدیہ بھی اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم الشان مامور کی جماعت ہے ۔ اور اس جماعت کا طرۂ امتیاز اوّل دن سے یہی رہا ہے اور اس زمانہ میں بھی ہے کہ اس کے افراد خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی

(باقی صہ پر)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ صلح ۱۳۵۵ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلقوا باخلاق اللہ

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے اس کی رحمت کائنات کے ذرہ ذرہ پہ محیط ہے وسع کرسیہ السموٰت والارض یہی حقیقت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک حد تک انسان کو اپنے افعال کا مختار بھی بنایا ہے ہم اپنی سمجھ کے مطابق تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو خود مختار بنا کر اس کی آزمائش کرنی ہے کہ کون اس امانت کی قدر کرتا ہے اور کون نہیں کرتا۔ اس کو عقل بھی عطا کی ہے جو اس کی رہنمائی کرتی ہے مگر جس طرح انسان کا اختیار محدود ہے اس حد تک عقل کی رہنمائی بھی محدود ہے۔ تاہم انسان کی زندگانی کے کچھ ایسے پہلو بھی ہیں جو انسان کی محدود نگاہ سے اور محدود عقل سے مخفی رہ جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی عقل کو سیدھے راستے پر چلنے کے لئے اپنی رحمت سے سلسلۂ انبیاء علیہم السلام قائم کیا ہے جو انسان کو صراط مستقیم کی نہ صرف نشاندہی کرتا ہے بلکہ اس پر چلنے کے لئے ہدایات بھی عطا کرتا ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کچھ صفات بھی بیان کی ہیں اور ان صفات کے عمل کے ذرائع بھی بتائے ہیں تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا آئینہ سامنے رکھ کر اپنی زندگی کے راستہ کو روشن کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کا وہ مقصد باحسن طریق پورا ہو جس کے لئے اس نے انسان کو پیدا کیا ہے یعنی تخلقوا باخلاق اللہ

یہاں ہم اللہ تعالیٰ کی صفت رحیم و کریم کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ بیشک حقیقی رحیم و کریم تو اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا ہے کہ وہ انسانوں کو بھی ان اوصاف سے کلی طور پر مزین کرنا چاہتا ہے اور جو انسان اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو اپنی ذات میں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی معرفت کے انعام سے سرفراز کیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں سے اپنے فرشتوں کے ذریعہ یہ کام لیتا ہے انبیاء علیہم السلام کی جسمانی زندگی کے اختتام کے بعد وہ ان کے کام کو آگے چلانے کے لئے خلفاء کا سلسلہ قائم کرتا ہے جن کو وہ اپنی نگرانی اور مدد سے رہنمائی کرتا ہے تاریخ احمدیت کی گیارھویں جلد پہ ہم نے مختصر سا تبصرہ چند روز ہوئے الفضل میں کیا تھا۔ اس جلد میں "داغ ہجرت" کی مختصر روئداد بیان کی گئی اگرچہ یہ جلد کئی لحاظ سے تشنہ ہے اور ابھی بہت سی تفصیلات ہیں جو ہماری آئندہ نسلوں کو بطور رہنمائی کے ثبت تحریر ہونی چاہئیں مگر ع

سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لئے

اس کام کے لئے بڑی محنت اور تفحص اور وقت درکار ہے اور جو انشاء اللہ کبھی نہ کبھی تکمیل کے حدود تک پہنچ جائے گا مگر جو کچھ بھی اس جلد میں بیان کیا گیا ہے اس سے بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کی شخصیت کی شان روز روشن کی طرح چمکتی ہوئی نظر آسکتی ہے اور ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسن و احسان میں یہ مثیل یقیناً اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے کتنا بڑا انسان تھا اور کس طرح اس نے ہجرت کے دوران جماعت کی کشتی کو اس طوفان سے صحیح سلامت کنارے پر لگایا اور کس طرح اس نے اس اجڑے ہوئے چمن کو از سرنو پربہار بنانے میں اولوالعزمی کا جوہر دکھایا۔ اکھڑے ہوئے نہالوں کو پھر نئے سرے سے زمین میں جمایا اور ہجرت کے صحرا میں کس طرح نخلستان بسایا۔

ہم اس مختصر مقالہ میں صرف آپ کی صفت رحم و کرم کی مثال پیش کرتے ہیں اس وحشت و دہشت کے زمانہ میں جب ہر طرف نفسا نفسی کا دور تھا اور بڑے بڑے صاحب استطاعت اور سرو سامان رکھنے والوں کے زہرے آب آب ہو رہے اور اپنی اپنی جان بچانے کے لئے سب کچھ بھول گئے تھے ایسی حالت میں صرف یہی ایک انسان تھا جس نے نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ دوسروں کا بھی فکر رکھا اور رحم و کرم کا ایسا نمونہ دکھایا کہ جس کی نظیر نہیں۔

روزنامہ الفضل کا پاکستان میں پہلا شمارہ ۱۵ تبوک/ستمبر کو لاہور سے شائع ہوا تھا اس شمارے کے صفحہ اول اور دوم پہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ایک مضمون شائع ہوا حضور نے پاکستانی احمدیوں کے لئے دستور العمل بیان فرمایا۔ جس کا صرف ایک حصہ ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں:

"ہر ایک احمدی کو اُجڑے ہوئے احمدیوں کو بسانے کے لئے پورا زور لگانا چاہیئے مگر تمہاری ہمدردی صرف احمدیوں سے نہیں ہونی چاہیئے۔ ہر مسلمان کی ہمدردی تمہارا نصب العین ہونا چاہیئے اس وقت اختلافات پر زور دینا یا احمدی غیر احمدی میں فرق کرنا ایک قومی غداری ہے۔ جن مسلمانوں پہ ظلم ہوا ہے اُن کے عقیدے یا فرقے کی وجہ سے نہیں ہوا۔ اس لئے ہوا ہے کہ وہ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کہتے تھے۔ پس ظالموں نے ان آدمیوں پر ظلم نہیں کیا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم کیا ہے اور جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی وجہ سے ظلم ہوا ہماری عقیدت اور ہمارے ایمان کا تقاضا ہے کہ ہم اس کی مدد کریں تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی کا احسان نہ رہے۔

تم کبھی غریب اور بیکس پر ظلم نہ کرو ہر ہندو اور سکھ خدا تعالیٰ کا بندہ ہے اس کے بھائیوں نے اگر غلطی کی ہے تو ہم کو سوچنا چاہیئے کہ کیا بھائی کی غلطی یاد رکھے جانے کے قابل ہے یا آسمانی باپ کا رشتہ۔ ہم سب اپنے آسمانی باپ کے ذریعہ سے بھائی بھائی ہیں۔ پس ان تمام اختلافات کے باوجود ایک ہندو بھی ہمارا بھائی ہے اور ایک سکھ بھی ہمارا بھائی ہے ہم اس کو ظلم نہیں کرنے دیں گے مگر ہم اس پر ظلم ہونے بھی نہیں دیں گے پھر یہ بھی سوچو کہ کسی دن یہی لوگ اسلام میں داخل ہو کر اسلام کی ترقی کا موجب ہوں گے کل جس باغ کے پھل ہمیں ملنے والے ہیں ہم اُسے کیوں اجاڑیں؟"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۶

خلافتِ راشدہ کے خلاف سازشیں اور ان کے اثرات

(تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

ولید نے یہ غلطی کی کہ اس واقعہ کی حضرت عثمان کو اطلاع نہ دی۔ لیکن ان مفسدوں نے پہلے سے بھی زیادہ جوش سے ولید کو گرانے کی تدبیریں کرنی شروع کیں۔ حضرت عثمانؓ کے پاس ایک وفد بھیجا کہ ولید کو معزول کر دیا جائے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ جب تک اس پر کوئی نااہلی کا الزام ثابت نہ ہو اس وقت تک میں تمہارے مطالبات ماننے سے قاصر ہوں۔ اس پر ان لوگوں نے سازش کی کہ کسی طرح اس پر شراب پینے کا جرم ثابت کیا جائے ابوزینب، اور ابو مورّع دو شخصوں نے اس بات کا ذمہ لیا اور اس دن سے ولید کی مجلس میں جانا شروع کیا۔ ایک دن موقعہ پا کر جبکہ کوئی بھی نہ تھا اور ولید سو رہا تھا۔ ان لوگوں نے آہستہ سے اس کی انگوٹھی اتاری اور اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ مدینہ روانہ ہو گئے۔ وہاں جا کر حضرت عثمانؓ سے کہا کہ ہم نے ولید کو شراب میں مخمور دیکھا ہے اور اس کا ثبوت یہ انگوٹھی ہے۔ جو اُن کے ہاتھ سے ہم نے نشہ کی حالت میں اُتاری ہے۔ اور اُن کو خبر تک نہ ہوئی۔ حضرت عثمانؓ نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا تم لوگوں کے سامنے ولید نے شراب پی تھی؟ انہوں نے کہا نہیں ہم نے اُن کو شراب کی قے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ انگوٹھی اس کا ثبوت موجود تھی۔ اور دو گواہ حاضر تھے۔ کچھ مفسد بھی اُن کے ساتھ شہادت کو پکّا کرنے کے لئے گئے تھے حضرت عثمانؓ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا جنہوں نے اس پر حد جاری کرنے کی صلاح دی۔ آپؓ نے فرمایا کہ شریعت کی رُو سے گواہوں کے بیان کے مطابق سزا تو ملے گی۔ ہاں جھوٹی گواہی دینے والا خدا کی طرف سے سزا پائے گا۔

بدعہدی کا الزام

ساتواں الزام حضرت عثمانؓ کے خلاف یہ تھا کہ حضرت عثمانؓ نے مصری وفد کے ساتھ بدعہدی کی تھی۔ یہ الزام سراسر بے بُنیاد اور خلافِ حقیقت تھا۔ اصلیّت یہ ہے کہ یہ بھی دراصل حضرت عثمانؓ کے خلاف فتنہ پردازوں کی ایک سازش تھی۔ اور شر پسند آپ کو شہید کرنے پر تلے ہوئے تھے اور جب کوئی معقول عذر ہاتھ نہ آیا تو جھوٹ موٹ ایک خط تیار کر کے اُسے حضرت عثمانؓ کی طرف منسوب کر دیا۔ اور مشہور یہ کیا کہ اس خط میں حضرت عثمانؓ نے حاکم مصر کو ہدایت کی ہے کہ جونہی وفد مصر واپس پہنچے اُن سب کو تہ تیغ کر دیا جائے۔

اس واقعہ کی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ بصرہ۔ کوفہ اور مصر کے فتنہ پردازوں نے یہ طے کیا کہ اپنے اپنے شہروں سے حاجیوں کی صُورت میں مدینہ چلنا چاہیئے۔ تاکہ حضرت عثمانؓ سے بزور اپنے مطالبات منوائے جائیں۔ مدینہ پہنچ کر انہوں نے شہر سے دو تین میل دُور قیام کیا اور چند آدمی باری باری حضرت طلحہ۔ حضرت زبیر حضرت سعد بن وقاص۔ اور حضرت علیؓ کے پاس گئے۔ اور اُن سے کہا کہ حضرت عثمانؓ بدانتظامی کے باعث اب خلافت کے قابل نہیں رہے۔ ہم ان کو معزول کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور امّید کرتے ہیں کہ آپ اُن کے بعد اس عہدہ کو قبول کر لیں گے۔ ان سب نے ان کو دھتکار دیا۔ اور یہ ناکام ہو کر اپنے ڈیرہ میں واپس چلے گئے۔

حضرت عثمانؓ کو فتنہ و فساد کا دبانا اور لوگوں کی صحیح شکایات کا رفع کرنا بہر حال منظور تھا۔ جب آپ نے ان مفسدین کے آنے کی خبر سنی تو حضرت علیؓ سے فرمایا کہ آپ ان لوگوں سے دریافت کریں۔ میں ان کے جائز مطالبات تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جس پر ان فسادیوں نے چند گورنروں کو بدل دینے کی درخواست کی۔ حضرت عثمانؓ نے ان کی خواہش کے بموجب والی مصر عبداللہ بن ابی سرح کو بدل دیا اور ان کی جگہ محمد بن ابی بکر کو والی مقرر کر دیا۔ اس پر یہ لوگ بظاہر خوش ہو کر چلے گئے لیکن چند روز بعد ہی اچانک پھر مدینہ پر چڑھ آئے۔ اور تمام شہر پر قبضہ کر لیا۔ حضرت علیؓ نے اُن سے واپس آنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم واپس جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک شخص کو مشکوک حالت میں پھرتے دیکھا جب اس کی تلاشی لی گئی۔ تو اس سے ایک خط والئ مصر کے نام حضرت عثمانؓ کا ملا۔ جس میں والئ مصر کو ہدایت کی گئی تھی کہ "جس وقت مصر کا وفد مصر واپس پہنچے تو ان میں سے فلاں فلاں کو قتل کر دینا۔ فلاں فلاں کو کوڑے مارنا۔ اُن کے سر اور داڑھیاں منڈوا دینا اور جو خط ان کی معرفت تمہارے معزول کئے جانے کے بارے میں لکھا ہے اس کو باطل سمجھنا۔" اس بدعہدی کو دیکھ کر ہم لوٹ آئے ہیں۔

اس پر حضرت علیؓ اور محمد بن مسلمہؓ نے فوراً کہا کہ یہ بالکل جھوٹ اور بنائی ہوئی بات ہے۔ جب تم لوگ الگ الگ راستوں پر جا رہے تھے تو تم سب کو یکدم اس خط کی اطلاع کیسے مل گئی جب حضرت عثمانؓ نے یہ واقعہ سُنا تو مفسدین اور اکابر صحابہ کو بُلا کر قسم کھائی اور فرمایا کہ نہ میں نے یہ خط لکھا ہے۔ اور نہ ہی میں نے لکھوایا ہی ہے۔ جب صحابہؓ نے یہ جواب سُنا تو حضرت عثمانؓ کو اس الزام سے بالکل بری قرار دیا۔ لیکن ان مفسدین پر اس تقریر کا کوئی اثر نہ ہُوا۔ وہ برابر یہ الزام دُہراتے رہے۔

قاضی ابوبکر بن عربی رحمۃ اللہ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "العواصم من القواصم" میں حضرت عثمانؓ کے خلاف جملہ اعتراضات والزامات ردّ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے

"ھذا کلہ باطلٌ سَنَدًا و"

باعتبار سند اور بلحاظ مضمون یہ تمام الزامات باطل اور بے حقیقت ہیں۔ لیکن فتنہ پرداز حضرت عثمانؓ کو قتل کر دینے کا تہیّہ کئے بیٹھے تھے۔ انہوں نے بڑھ کر حضرت عثمانؓ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ بعض جان نثار حفاظت کو پہنچ گئے۔ مگر حضرت عثمانؓ نے ان کو با اصرار واپس کر دیا۔ آخر میں سب فتنہ پردازوں اور باغیوں نے پانی تک بند کر دیا۔ حضرت علیؓ اور دیگر صحابہ نے انہیں سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن اُلٹا ان کی بے عزّتی کی گئی۔ یہ حالات دیکھ کر حضرت عبداللہ بن زبیر اور زید بن ثابت انصاری نے حاضر ہو کر اجازت حاصل کی کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت باغیوں کا مقابلہ کریں۔ مگر آپ نے خونریزی کی اجازت نہ دی۔ اور فرمایا کہ میرا سب سے بڑا مددگار وہ ہے جو اپنے ہاتھ اور اسلحہ کو روکے رکھے۔

اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے باغیوں اور مفسدین کے سامنے بار بار اپنی صفائی پیش کی۔ اسلامی خدمات یاد دلائیں مگر ان پر کچھ اثر نہ ہُوا۔ تنگ آ کر فرمایا "یاد رکھو! بخدا اگر آج تم نے مجھے قتل کر دیا تو پھر قیامت تک نہ ایک ساتھ نماز پڑھو گے۔ اور نہ ایک ساتھ جہاد کرو گے۔"

حضرت عثمانؓ کی شہادت کا المناک واقعہ

باغیوں کو یہ فکر تھی کہ اگر محاصرہ کی خبر دُور دراز تک پھیل گئی تو باہر کی فوجیں آ جائیں گی۔ اس لئے فیصلہ کر لیا کہ جلد از جلد حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا جائے۔ حضرت علیؓ نے اپنے دو صاحبزادوں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو مسلّح کر کے صدر دروازہ پر پہرہ داروں کی خدمت سرانجام دینے کے لئے مقرّر کر دیا۔ فتنہ پردازوں نے صدر دروازہ کو آگ لگا دی اور عقبی دروازے سے اندر داخل ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ اس وقت تلاوتِ قرآن کریم کر رہے تھے۔ محمد بن ابی بکر نے اندر جا کر آپؓ کی ڈاڑھی پکڑ لی۔ تو آپ نے فرمایا کہ "اگر تیرا باپ تجھے ایسی حرکت کرتے آج دیکھتا تو کیا کہتا؟" یہ سُنکر محمد بن ابی بکر کا ہاتھ ڈھیلا پڑ گیا۔ اِتنے میں دو آدمی آگے بڑھے اور انہوں نے جھپٹ کر آپ پر تلوار کا حملہ کیا۔ آپ کی حرم حضرت نائلہؓ بچاؤ کے لئے آگے بڑھیں تو اُن کی تین اُنگلیاں کٹ گئیں۔ حضرت عثمانؓ کے سر کے خون کے آخری قطرے قرآن کریم کی اس آیت پر پڑے۔

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

حضرت عثمانؓ کی شہادت تاریخ اسلام کا ایک نہایت دردناک اور افسوسناک باب ہے۔ اس واقعہ نے قومی وحدت اور اُمّتِ مسلمہ کی مرکزیّت اور شیرازہ بندی کو کچھ اس طرح برہم کیا کہ کسی کے سنبھالے نہ سنبھلی اور حضرت عثمانؓ کی وہ پیشگوئی حرف بحرف درست ثابت ہوئی۔ جو آپ نے شہادت سے چند روز قبل فرمائی تھی۔ کہ "یاد رکھو! بخدا آج اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو قیامت تک ایک ساتھ نماز نہ پڑھ سکو گے" چنانچہ اس کے بعد مسلمان کئی گروہوں اور فرقوں میں بٹ گئے اور پھر ان فتنہ پردازوں نے عصبیّت۔ قبائلی رقابتوں اور اسلامی نظام سے نومسلموں کی لاعلمی اور عدم تربیت کے باعث تشتّت و افتراق کی ایسی آگ روشن کی کہ مسلمانوں کی تلواریں اپنے بھائیوں کے خلاف بے نیام ہونے لگیں۔ شیعہ۔ سُنّی خارجی۔ عثمانی وغیرہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نظر آنے لگے۔ اس افتراق کے نتیجہ میں اسلامی فتوحات کی رفتار مدھم

پڑ گئی۔ اور اندرونی جھگڑوں اور خانہ جنگی نے اسلامی قوتوں کو رفتہ رفتہ مضمحل کر دیا۔ وہی قومیں جو کبھی مسلمانوں کے نام سے کانپ اٹھتی تھیں اب ان کو آنکھیں دکھانے لگیں۔

خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پاک و مطہر خلیفہ پر نازل ہوں جس نے خلافت کے مقام کا پُورا احترام کیا۔ اپنی جان دیدی لیکن خلافت کے منصب کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں قائم رکھا۔ حضرت رسولِ اکرمؐ نے فرمایا تھا۔

لَعَلَّ اللّٰہَ یُقَمِّصُکَ قَمِیْصًا
فَاِنْ اَرَادُوْکَ عَلٰی خَلْعِہٖ
فَلَا تَخْلَعْہُ لَھُمْ

(ترمذی جلد دوم باب مناقب عثمانؓ)

"یعنی خدا تمہیں ایک قمیص پہنائے گا۔ لوگ اُسے اتارنا چاہیں گے۔ مگر تم اُسے نہ اُتارنا۔"

حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں سازشیں

حضرت عثمانؓ کی شہادت پر مدینہ میں سراسیمگی پھیل گئی۔ باہر سے آنے والے فتنہ پرداز اور شورش پیدا کرنے والوں کا مدینہ میں اجتماع تھا۔ کہا جاتا ہے اس وقت ان فتنہ پردازوں کی تعداد جو عبداللہ بن سبا کی سازش سے حضرت عثمانؓ پر حملہ آور ہوئے تھے دو ہزار تھی۔ ادھر مدینہ میں بھی ایسے لوگ تھے جو ان سازشیوں اور فتنہ پردازوں سے ملے ہوئے تھے۔ قاتلین حضرت عثمانؓ نے جو ناموافق حالات مدینہ میں پیدا کر دیئے تھے اس کے پیش نظر مدینہ کے مہاجرین و انصار و تابعین نے حضرت علیؓ سے درخواست کی وہ فوری طور پر خلافت کا منصب سنبھال لیں اور بیعت لیں۔ لیکن حضرت علیؓ نے انکار کیا اور یہ کہتے رہے "فقال لا تفعلوا فانّی اکون وزیرًا خیرًا من ان اکون امیرًا۔"

(تاریخ الکامل جلد ۳ صفحہ ۸۴)

کہ خلافت کسی اور کے سپرد کر دو مجھے اس کا وزیر و مشیر مقرر کر دو۔ لیکن لوگ اصرار کرتے رہے کہ آپؓ ہی اس وقت خلافت کے منصب کے سب سے زیادہ اہل ہیں۔ اور بیعت لیں آخر کار حضرت علیؓ نے کہا کہ میری بیعت گھر میں خفیہ طریق سے نہیں ہو سکتی۔ عام مسلمانوں کی رضامندی کے بغیر ایسا ہونا ممکن نہیں۔ پھر مسجد نبوی میں اجتماع ہوا اور تمام مہاجرین و انصار کے مشورہ اور بار بار کے اصرار سے حضرت علیؓ نے بیعت لی۔

فتنہ پردازوں اور سازشیوں نے جنہوں نے حضرت عثمانؓ کے خلاف یہ کہہ کر فتنہ پیدا کیا تھا کہ اصل حق تو حضرت علیؓ کا تھا جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے اور نعوذ باللہ سابقہ خلفاء اور حضرت عثمانؓ غاصب اور ظالم ہیں جنہوں نے حضرت علیؓ کے حق خلافت کو غصب کیا۔ یہ خیال کس حد تک درست ہے اس کے متعلق حضرت علیؓ کا اپنا بیان جو حضرت امام حسنؓ سے مروی ہے اور اسے ابن عساکر بیان کرتے ہیں۔ یہ ہے:۔

"مجھ سے امام حسنؓ نے فرمایا کہ اپنے ایام خلافت میں جب حضرت علیؓ بصرہ میں آئے تو قیس بن عباد اور ابن کواء نے حضرت سے پُوچھا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے متعلق آپ کے حق میں کوئی وصیّت کی تھی۔ اس معاملے میں آپ سے زیادہ کوئی اور معتبر نہیں ہو سکتا۔ لہذا آپ بتلائیں کہ واقعہ کیا ہوا تھا۔" اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا۔

"یہ لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خلافت کے متعلق وصیّت کی تھی۔ یہ محض غلط ہے جب میں نے سب سے پہلے آنحضرت کی تصدیق کی تو اب آپ پر بہتان کیوں باندھوں؟ اور جو بات آپ نے نہیں کہی وہ کیوں آپ سے منسوب کروں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے معاملہ میں مجھے کوئی وصیّت کی ہوتی تو میں ابوبکرؓ اور عمر ابن الخطابؓ کو رسول اللہ کے منبر پر کیوں کھڑا ہونے دیتا۔ بلکہ میں ان کو اپنے ہاتھ سے قتل کر ڈالتا۔ خواہ میرا ساتھ دینے والا ایک آدمی بھی نہ ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو یکدفعہ ہی شہید کر دیئے گئے اور نہ ہی آپ کی وفات اچانک ہوئی۔ بلکہ جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے آنحضرت کئی دن تک بیمار رہے۔ بیماری کے اس تمام عرصہ میں مؤذن ہر روز حاضر ہو کر نماز کیلئے پوچھتا تو آپ فرما دیتے تھے کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں حالانکہ آپ میرے مرتبہ اور درجہ کو بھی بخوبی جانتے تھے۔ آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے (حضرت عائشہؓ) آپ کو حضرت ابوبکرؓ کی امامت سے روکنا بھی چاہا تھا مگر آپ نے انکار کر دیا۔ اور غصّہ سے فرمایا کہ تم عورتیں یُوسف کے زمانے کی سی عورتیں ہو۔ ابوبکرؓ سے کہہ دو وہ نماز پڑھائیں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو ہم نے اپنے معاملہ پر غور کیا۔ اور اس شخص کو امّت کے لئے قبول کر لیا جس کو رسُول اللہ نے ہمارے دین کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ چونکہ اصل دین نماز ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دین کے سردار ہیں اور اس کے لائق بھی تھے۔ ہم میں سے کسی نے ان کی خلافت میں کوئی اختلاف نہیں کیا۔ اور نہ کسی نے کسی کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا۔ اور نہ ابوبکرؓ سے کوئی شخص بیزار رہا۔ اسی بناء پر میں نے ابوبکرؓ کا حق ادا کیا۔ اور اُن کی اطاعت کی اور فوجِ اسلام میں داخل ہو کر ان کی طرف سے لڑتا رہا۔ جو کچھ وہ مجھے دیتے تھے میں لے لیتا تھا۔ اور جہاں مجھے لڑنے کے لئے بھیجتے میں چلا جاتا تھا۔ اور اُن کے حکم سے شریعت کی حدود جاری کرتا تھا۔" (تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ ۲۲۲)

(۲۲)
(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقصود اُسی کی شان تھی

جب میں نے اپنی جان دی   تب اُس نے میری مان لی
تب مجھ پہ آیا اعتبار   اور قدر بھی پہچان لی
پرکھا ہے یُوں میرا خلوص   اور بات یہ بھی جان لی
اِس ذرّۂ خاکی میں گر   تھی روشنی بے جان سی
اس کی ہی تھی یہ روشنی   میری نہ اِس میں آن تھی
ناچیز ہمّت اُس کی ہی   شرمندۂ احسان تھی
ہر فخر کے اظہار سے   مقصود اُسی کی شان تھی
من تو شدم تو من شدی   تھی بات اس انسان کی
جس نے محمد مصطفیٰ   صلِّ علیٰ پر جان دی
عاشق تھا جب اِتنا حسیں   معشوق کی کیا شان تھی
پی کر جسے مدہوش تھا   وہ تو مئے عرفان تھی
مر کے ملی جو زندگی   پھر موت پر قربان تھی
محمود بھی اُس کو ملا   لختِ جگر بُرہان بھی
اُس کا مثیل و جانشیں   ہے حُسن اور احسان بھی
اور ساتھ اس کے نافلہ   اُس کو ملا ذی شان بھی
ہے ناصرِ دینِ متیں   اور حافظِ قُرآن بھی
ہیں ناخدا بھی آپ ہی   ہیں فاتحِ طُوفان بھی
وہ قبر پہ آئے نصیرؔ   خوش قسمتی اس آن کی
اور مجھ سے یوں فرما گئے   ٹوٹی ہے تیری تان بھی
دو دن کی تابانی تیری   دو دن کی ہی مہمان تھی

نصیر الدّین احمد (سابق مبلغ نائیجیریا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشقِ الٰہی

مکرم محمد امین صاحب خالد ربوہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں جو چیز آپ کی روح رواں نظر آتی ہے وہ عشق خداوند قدوس ہے۔!

آپ کی زندگی کا ہر سانس۔ ہر حرکت اور ہر سکون اس معشوق حقیقی کے عشق میں سرشار نظر آتا ہے۔ آپ کی اس کیفیت کو خدائے ذوالعرش نے آپ کی زبان سے یوں بیان فرمایا کہ

قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

کہ اے میرے رسول! ان لوگوں کو تو علی الاعلان بتا دے کہ میں اس محبت الٰہی میں اس درجہ مخمور ہوں اور میرے کیف و سرور کا یہ عالم ہے۔ کہ اب میری عبادات اور ہر قسم کی قربانیاں اور میری زندگی کا ہر لمحہ اور میرا مرنا سبھی امور محض اور محض اس محبوبِ حقیقی کے لئے ہیں۔ جو تمام دنیا کا ہر لحاظ سے پالنے والا ہے۔!!

یہ آیت ایک سرٹیفکیٹ اور سند خوشنودی ہے "عشق الٰہی" کی جو دربار خداوندی سے آپ کے نام جاری کی گئی کہ اب تو ہماری محبت اور قرب کے ایک بے مثال مقام پہ پہنچ چکا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں جس سے پیار کا تعلق ہو۔ اس کی یاد بھی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ لیکن آقائے عربی صلی اللہ علیہ وسلم پہ تو صبغۃ اللہ کچھ اس رنگ میں چڑھ گیا تھا کہ وہ حقیقی طور پہ فنا فی اللہ ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی اس حالت کا اس طرح نقشہ کھینچا ہے۔ کہ ؎

آنکہ جانش عاشق یار ازل
آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے

یعنی آپ کی تو وہ ذات تھی کہ جس کی جان اس یار ازلی کے عشق میں سرشار رہتی اور آپ کی روح ہر وقت اس دلبر سے ملاپ کئے رہتی ہے۔

محبت خداوندی میں فنا ہو کر آپ نے تخلقوا باخلاق اللہ کا عظیم نمونہ پیش کیا کہ پوری انسانیت کی تاریخ اس کی نظیر لانے سے قاصر ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہر صفت آپ کے اندر اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ جلوہ گر ہو گئی۔ سچ ہے کہ ؎

ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال

اُس محسن ازلی کے لئے والہانہ فدائیت دیکھ کر آپ کے جانی دشمن بھی یہ کہنے پہ مجبور ہو جاتے کہ عشق محمد ربّہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تو اپنے رب سے عشق ہو گیا ہے۔!!

آپ کے اردگرد لوگ دنیا کی عیاشیوں اور فحاشیوں میں محو تھے۔ اور خدا تعالیٰ کے غضب و قہر کو بھڑکانے والی مردوں کی سی زندگی بسر کر رہے تھے اور اس جہاں کی رنگینیوں میں منہمک ہو کر اپنے خالق سے دور جا چکے تھے۔ جہالت کے گھٹا ٹوپ بادل پورے معاشرہ پہ چھائے ہوئے تھے۔ ایسے ماحول میں رہتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے کچھ کھجوریں اور ستو اور پانی کا ایک مشکیزہ لے کر حرا جیسی تنگ و تار غار میں کئی کئی دن اور راتیں لگاتار گذار دیتے ہیں۔ اور اس محسنِ حقیقی سے پیوند جوڑ کر اُس سے راز و نیاز کی باتیں کر کے اپنی آتشِ عشق کو بجھانے کی سعی کرتے ہیں۔

دوسری طرف آپ اس خالق کی پیدا کی ہوئی مخلوق سے محبت، ہمدردی و غمخواری فرماتے تو محض اسلئے کہ یہ اس کے معشوق کی پیدا کی ہوئی ہے یہ جذبہ اس حد تک پہنچا کہ اس رحیم مطلق ہستی کو کہنا پڑا کہ لعلک باخع نفسک علی اٰثارھم (کہف ع ۱) کہ تو ان کے پیچھے پڑ کر یعنی اس درجہ ان کی ہمدردی اور احساس کر کے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ ؎

اے ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

یعنی خلق خدا نے اس سے وہ رحمتیں اور شفقتیں دیکھیں کہ دنیا میں کسی نے اپنی ماں سے بھی نہیں دیکھی ہونگی۔!!!

اسی طرح آپ کی زندگی کی ہر حرکت اور ہر سکون اُسی معشوقِ حقیقی کی یاد میں بسر ہوتی تھی۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا۔ سونا جاگنا۔ سفر و حضر جلوت و خلوت۔ گھر باہر۔ یتیمی و شہنشاہی خوف و امن۔ صلح و جنگ۔ مصیبت آسائش صحت و بیماری۔ کامیابی و ناکامی قحط و خوشحالی۔ دوستی و دشمنی، فقیری و امیری غرضیکہ زندگی کے ایک ایک لحظہ میں اور ہر ایک موقعہ و محل کے مطابق آپ نے اپنے محبوبِ حقیقی سے دعائیں کیں۔ جو حدیثوں میں لکھی ہوئی موجود ہیں۔ وقت کی مناسبت سے نہایت موزوں اور پیارے الفاظ میں اپنے عدیم النظیر آقا کو پکارتے رہے اور آپنے اس کی حمد و ثناء کے ترانے کچھ ایسے والہانہ انداز میں گائے کہ خدا تعالیٰ اور اسکے فرشتے بھی تحسین و آفرین کہہ اٹھے۔

اس ذات کی محبت میں آپ اس درجہ فدا ہوئے کہ آپ کو اپنے وجود کی بھی خبر نہ رہی۔ ساری ساری رات اس کو پکارتے اور دعائیں کرتے گذر جاتی حتّٰی کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے توجہ دلانے پر آپ نے فرمایا:۔

یا عائشۃ لا اکون عبدًا شکورًا

اے عائشہؓ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکرگذار بندہ نہ بنوں۔ آپ کی اس درجہ للّٰہیت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

یٰایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا۔

اے کمبل اوڑھ کر رات کو کھڑا رہنے والے رات کو تھوڑا کھڑا ہوا کر۔

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

محبت و خوف کے عجیب امتزاج کی یہ درخشندہ مثال آپ پہ ختم ہو گئی۔!

پھر جس کے لئے جتنی محبت ہو۔ اس کے لئے اتنی ہی غیرت بھی ہوتی ہے اُس آقائے فقید المثال کی زندگی کے اُس نقشہ کو ذرا تصوّر میں لائیے! کہ احد کا میدان ہے۔ کفار شکست کھانے کے بعد اچانک حملہ کر کے اس خوشی میں پھولے نہیں سما رہے کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے اکابر صحابہؓ کو نعوذ باللہ شہید کر کے مکمل فتح حاصل کر لی ہے۔ اسی خوشی میں پہاڑی کی دوسری جانب سے ابو سفیان نے جو کفار کے لشکر کا سردار تھا مسلمانوں کو للکار کر یکے بعد دیگرے نعرے لگائے کہ کیا آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں ہے؟ کیا آج ابو بکرؓ تم میں موجود رہا ہے؟ کیا عمر اس وقت تم میں ہے؟ اسی طرح دوسرے چند اکابر صحابہؓ کا نام لیا کہ آج وہ تم میں موجود ہیں؟ اس کی ہر پکار پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ چپ رہو۔ اس وقت خطرناک موقعہ ہے کوئی جواب نہ دو۔!!

مگر کوئی جواب نہ پاکر ابو سفیان نے خیال کیا کہ ہم نے (نعوذ باللہ) سب کو ختم کر دیا ہے اُس نے خوشی سے ہُبل بت کا نعرہ لگایا اُعْلُ ھُبَل یعنی ہُبل بُت کی شان بڑھے۔ یہ سنتے ہی وہ کشتۂ عشق الٰہی جو چند لمحے قبل مصلحت اندیشیاں کر رہا تھا بے تاب ہو گیا اور صحابہؓ کو جوش سے فرمایا کہ جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہؓ کے پوچھنے پہ فرمایا کہ کہو اللّٰہ اعلٰی واجلُّ کہ ہمارا زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا آقا ہی اعلیٰ اور عدیم النظیر ہے۔!!

پھر چشمِ فلک نے ہمارے آقا جیسا دنیوی شان جرنیل بھی نہیں دیکھا ہوگا کہ جنگ کے موقعہ پر جبکہ انسان کے لئے اپنی جان اور بیوی بچوں اور ساتھیوں اور اپنے ملک و املاک کی فکر سوہانِ روح بنی ہوتی ہے۔ ایسے ہی ایک خطرناک ترین موقعہ پہ جسے غزوۂ بدر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جبکہ مسلمان ہر لحاظ سے کمزور تھے اور بڑے طاقتور دشمن کے سامنے ہر چیز خطرہ میں تھی ایسے موقعہ پہ بھی صرف اس محبوب یگانہ کی توحید کے مٹ جانے کی فکر آپ کی روح کو کھائے جا رہی تھی۔ اور اس کی توحید کے قیام و ظہور کا خیال آپ کو اس حد تک دامنگیر تھا کہ آپؐ نے تڑپ تڑپ کر بے قراری سے دعا کی اللّٰھم ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابدًا۔ کہ اے اللہ تعالیٰ اگر تو نے آج یہ چھوٹا سا گروہ ہلاک ہو جانے دیا تو زمین پہ تیری ذات و صفات کو صحیح معنوں میں مدنظر رکھتے ہوئے تاقیامت تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔!!

غرض عشق الٰہی آپ کے جسم و روح میں سانس کی طرح چل رہا تھا۔ اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اس سے معمور نظر آتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

وقف شدہ اراضی کی قیمت یا اس کی پیداوار ادا کرنیوالے اصحاب

وقف جدید کی ذمہ داریوں کی طرف فوری توجہ کریں

بہت سے دوست جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کی تحریک کے ماتحت اپنی اراضی کا کچھ حصہ وقف کیا ہوا ہے فصلوں کی برداشت کے موقعہ پر اپنی پیداوار یا قیمت زمین کا کچھ حصہ بالاقساط ادا کرتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ اب جبکہ کپاس کی فصل تیار ہے۔ وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا حصہ لیں۔ اور اس کے بعد بقیہ پیداوار کو اپنے تصرف میں لا دیں۔

اللہ تعالیٰ کا حصہ الگ کرنے کے بعد۔ ان کے مال اور پیداوار میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے برکت ہوگی۔ اور اس کا ایک ایک دانہ اپنے مالک کے لئے کارآمد اور فیضان الٰہی کو عام کرنے والا ہوگا

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

از یکم مئی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۷۱-۱۹۷۰ء کو ختم ہو رہی ہے آئندہ تین سالوں (۷۲-۱۹۷۱ء تا ۷۴-۱۹۷۳ء) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کے لئے ۱۵/۳/۷۱ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے

ضروری وضاحت بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں۔ جن عہدوں پر ۷۱-۱۹۷۰ء کے لئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس طرح انتخابات پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

ایسے احباب جو موصی ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔

جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ انتخاب رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہیئے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

صدر موصیان کے انتخابات کی میعاد بھی ۷۱-۱۹۷۰ء کو ختم ہو رہی ہے۔ جملہ ایسی جماعتیں جن میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں۔ وہ اس امر کو نوٹ فرمالیں کہ صدر و نائب صدر مجلس موصیان کے انتخابات حسب قواعد کروا کر براہ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں۔

جن جماعتوں کے پاس انتخابات کروانے سے متعلق قواعد و ضوابط کی کتاب موجود نہ ہو وہ نظارت علیا سے بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں اس کی قیمت مع محصول ڈاک ۲ روپے پانچ پیسے ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور پتہ صاف اور خوشخط لکھیں

(مینجر الفضل ربوہ)

دور ثانی کے واقفین عارضی کیلئے تحریک دعا

۳

۱۶۸۵ چوہدری احمد جان صاحب کھچو والی ضلع لائل پور
۱۶۸۶ ″ اللہ داد صاحب پیدا بانوالہ ضلع لائل پور
۱۶۸۷ ″ غلام مصطفیٰ صاحب ملتان چھاؤنی
۱۶۸۸ مکرم محمد اسحاق صاحب چک ۳۹/W.B ضلع ملتان
۱۶۸۹ ″ بشیر احمد صاحب دنیا پور ضلع ملتان
۱۶۹۰ ″ شیخ صدیق احمد صاحب ″ ″ ″
۱۶۹۱ ″ پیر بخش صاحب رحمٰن آباد ضلع نواب شاہ
۱۶۹۲ ″ چوہدری غلام جیلانی صاحب ربوہ
۱۶۹۳ ″ منیر احمد صاحب باجوہ ربوہ
۱۶۹۴ ″ عطاء اللہ صاحب گھمن کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ
۱۶۹۵ ″ عبدالشکور صاحب جاوید ربوہ
۱۶۹۶ ″ عبدالسلام صاحب ″
۱۶۹۷ ″ مرزا مشتاق احمد صاحب ندیم کھاریاں ضلع گجرات
۱۶۹۸ ″ بشارت احمد صاحب ″ ″ ″
۱۶۹۹ ″ عبدالحی صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں
۱۷۰۰ ″ مبارک احمد صاحب باجوہ ڈرگ کالونی کراچی
۱۷۰۱ ″ مغفور احمد صاحب بنی سر روڈ تھرپارکر
۱۷۰۲ ″ احسان الٰہی صاحب چنیوٹ
۱۷۰۳ ″ محمد قربان الٰہی صاحب ″
۱۷۰۴ ″ مقبول احمد صاحب قمر خوشاب ضلع سرگودھا
۱۷۰۵ ″ چوہدری شریف احمد صاحب گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ
۱۷۰۶ ″ محمد حلیم صاحب ″ ″ ″
۱۷۰۷ ″ غلام محمد صاحب ربوہ
۱۷۰۸ ″ فضل الرحمٰن صاحب بسمل ہیڈ مرالہ ضلع سیالکوٹ
۱۷۰۹ ″ سراج الاسلام صاحب چٹاگانگ
۱۷۱۰ ″ بشیر الحسن صاحب میرازی چٹاگانگ
۱۷۱۱ ″ ماسٹر محمد صدیق صاحب ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد
۱۷۱۲ ″ لطیف احمد صاحب ربوہ
۱۷۱۳ ″ محمد طفیل صاحب چک ۳۲۹ ضلع ملتان
۱۷۱۴ ″ بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ
۱۷۱۵ ″ ماسٹر غلام احمد صاحب شاہ گھٹیالیاں ″ ″
۱۷۱۶ ″ عبدالحلیم صاحب چک ۹۷ ج ب ضلع جھنگ
۱۷۱۷ ″ عبدالستار صاحب ننگر کوٹی ضلع گوجرانوالہ
۱۷۱۸ ″ رانا عبدالباسط صاحب کوئٹہ
۱۷۱۹ ″ محمد فاضل صاحب اسلام آباد
۱۷۲۰ ″ حکیم مختار احمد صاحب کڑیانوالہ ضلع گجرات
۱۷۲۱ ″ صدیق احمد خان صاحب اوچ شریف ضلع بہاولپور
۱۷۲۲ ″ میاں عبدالعزیز صاحب کیلے ضلع شیخوپورہ
۱۷۲۳ ″ عبدالستار خان صاحب ربوہ
۱۷۲۴ ″ منور احمد صاحب الرشد جیکب لائن کراچی
۱۷۲۵ ″ محمد نواز صاحب گدایہ فیروز والہ گوجرانوالہ
۱۷۲۶ ″ افضال احمد صاحب ″ ″ ″
۱۷۲۷ ″ ملک رستم علی خان صاحب پکا انوآنہ ضلع جھنگ
۱۷۲۸ ″ محمد خالد احمد صاحب ٹرگڑی ضلع گوجرانوالہ
۱۷۲۹ ″ عبدالحمید صاحب جھبول ضلع رحیم یار خان
۱۷۳۰ ″ رانا منور احمد صاحب چک ۲۶ ضلع گجرات

باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

میثاق استنبول کی وزارتی کونسل کے نام صدر پاکستان کا پیغام

ڈھاکہ ۲۹ جنوری۔ صدر یحییٰ خان نے کہا ہے کہ پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان علاقائی ترقی کے لئے تعاون کا مقصد میثاق استنبول کے تینوں ملکوں کے اٹھارہ کروڑ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کیا جائے۔ یہ ایک ایسا مقصد ہے جس کے حصول کے لئے ہمیں جتنی محنت بھی کرنا پڑے وہ جائز ہے۔ صدر یحییٰ خان نے یہ بات میثاق استنبول کی تیرھویں وزارتی کونسل کے اجلاس کے نام ایک پیغام میں کہی ہے۔ یہ گورنر مشرقی پاکستان ایڈمرل احسن نے پڑھ کر سنایا۔

شاہ مہندرا پاکستان کا دورہ کریں گے

اسلام آباد ۲۹ جنوری۔ نیپال کے سفیر سردار الیشوری مہرا نے بتایا ہے کہ شاہ مہندرا صدر یحییٰ خان کی دعوت پر بہت جلد پاکستان کا سرکاری دورہ کریں گے کل اسلام آباد میں پی پی آئی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ بھارتی حکومت کی ہٹ دھرمی کے باعث پاکستان اور نیپال کے درمیان تجارت خاصی کم ہو گئی ہے تاہم انہوں نے کہا کہ بھارت کے اس رویہ کے پیش نظر نیپال کو یہ مسئلہ بین الاقوامی سطح پر اٹھانا پڑے گا۔

صنعتکار قربانی کا جذبہ پیش کریں

کراچی ۲۹ جنوری۔ گورنر سندھ لفٹنٹ (جنرل) رحمان گل نے کہا ہے کہ لوگ صرف ضرورت کی معیاری اشیاء نہیں مانگتے بلکہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ایسی اشیاء کے دام مناسب اور قیمتیں ارزاں ہوں۔ اور یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ صنعتکار بھی قربانی کا جذبہ پیش کریں۔ آپ نے کارخانہ داروں اور صنعتکاروں کو مشورہ دیا کہ وہ فضول اخراجات سے پرہیز کریں اور مہمان خانوں اور موٹر کاروں کی افراط اور ضیافتوں کی عیاشیوں کو ترک کر کے نہایت سادگی کی زندگی اختیار کریں۔ آپ نے ان خیالات کا اظہار کل تیسرے پہر یہاں صنعتی ترقیاتی بنک کی ایک شاخ کا افتتاح کرتے ہوئے کیا آپ نے کہا اچھی معیار زندگی بنانے کی خواہش کو کوئی بھی ناجائز نہیں کہہ سکتا اس لئے عوام کی یہ تمنا بالکل حق بجانب ہے کہ ملک میں اس وقت جو بھی ترقی ہوئی ہے اس کا ثمرہ وہ بھی چکھ سکیں۔

لسانی مسئلہ کا فیصلہ عوامی حکومت کریگی

سکھر ۲۹ جنوری۔ سندھ کے گورنر لفٹنٹ جنرل رحمان گل نے کہا ہے کہ حکومت نے سندھ یونیورسٹی اور ثانوی تعلیمی بورڈ میں سندھی کو ذریعہ تعلیم بنانے کے فیصلہ پر عملدرآمد روک دیا ہے اس بارہ میں قطعی فیصلہ جمہوری طریقوں سے اور مناسب وقت پر کیا جائے گا۔

جمہوری طریقوں کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت قومی اخبارات کی رائے زبان کے مسئلہ پر ملنے والے وفود کے خیالات اور عوام کے نقطہ نظر کا جائزہ لے رہی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اس بارہ میں فیصلہ جمہوری حکومت پر چھوڑ دیا جائے۔

سمگلنگ کی روک تھام میں حکومت سے تعاون کیا جائے

پشاور ۲۹ جنوری۔ صوبہ سرحد کے گورنر لفٹنٹ جنرل کے ایم اظہر خان نے قبائلیوں پر زور دیا ہے کہ وہ افغانستان کو غلہ کی سمگلنگ کی روک تھام میں حکومت سے تعاون کریں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ پاکستان سے بڑے پیمانے پر خوردنی اجناس افغانستان سمگل کی جا رہی ہیں

یہاں گورنر ہاؤس کے سبزہ زار میں قبائلیوں کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ غلہ کی سمگلنگ سے عام قبائلیوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے یہی وجہ ہے کہ حکومت آئندہ ضرورت کے مطابق ہی قبائلی علاقوں میں غلہ لے جانے کی اجازت دے گی۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ سرحد غلہ کی پیداوار میں خود کفیل نہیں ہے اس کی ضرورت پوری کرنے کے لئے باہر سے غلہ منگوانا پڑتا ہے لہذا غلہ کی سمگلنگ سے براہ راست پوری قوم پر زد پڑتی ہے

سابق فوجیوں کے لئے علاج کی سہولتیں

ملتان ۲۹ جنوری۔ حکومت پنجاب نے ہدایات جاری کی ہیں کہ سرکاری ہسپتالوں میں سابق فوجیوں کا علاج معالجہ آرڈر سروسز بورڈ کی سفارش کی بجائے ڈسچارج سرٹیفکیٹ یا پنشن سرٹیفکیٹ پیش کرنے پر کیا جائے یہ اکس آرڈر سروسز بورڈ کے سالانہ جلسہ میں ڈپٹی کمشنر ملتان نے کہا انہوں نے کہا کہ سابق فوجیوں نے دیہاتوں میں سماجی برائیوں کی بیخ کنی اور جرائم کے سد باب کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے۔

آزاد کشمیر کابینہ میں وزراء کا تقرر

راولپنڈی ۲۹ جنوری۔ آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم خان نے کہا ہے کہ وہ عنقریب اپنی کابینہ کے وزراء کا اعلان کر دیں گے۔ انہوں نے کہا آئین میں ترمیم کے ذریعہ وزراء کی تعداد تین کی بجائے پانچ کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا مسلم کانفرنس کا اجلاس پارٹی کے تنظیمی امور پر غور کرنے کے لئے طلب کیا گیا ہے اس اجلاس میں وزیروں کے تقرر پر غور نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے تحت انہیں وزراء کا انتخاب کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ تاہم وہ ایسے افراد کو وزیر مقرر کریں گے۔ جو پوری جماعت کی نمائندگی کرتے ہوں۔

مقبوضہ کشمیر میں فوجی گورنر کا تقرر

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے فوجی گورنر مقرر کیا جائے گا۔ اور موجودہ گورنر مسٹر ڈلیا کو واپس بلا لیا جائے گا۔

ان ذرائع کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے وزراء کے تمام اختیارات ختم کر دیئے جائیں گے اور وہ نئے گورنر کے مشیر کی حیثیت سے کام کریں گے۔

چین عربوں کی امداد جاری رکھے گا

پیکنگ ۲۹ جنوری۔ چین نے اعلان کیا ہے کہ فلسطینی عوام کو اپنی جدوجہد میں آئندہ بھی کٹھن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے لیکن چین عربوں کی حمایت اور امداد کرتا رہے گا۔

اچھوتے اور بے مثل!
ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے سونے کے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور فون ۶۲۷۲۳

ایگرو یوریا کیمیاوی کھاد
زرعی خوش حالی کی بنیاد

INF.KRY-109

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل انڈونیشی طالب علم مکرم عبدالغنی کریم صاحب شاھد کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر الوداعی تقریب

ربوہ ــ ۲۵ ماہ صلح ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۵ جنوری ۱۹۷۱ء بعد نماز عصر جامعہ احمدیہ ربوہ کے ہال میں جامعہ کے فارغ التحصیل انڈونیشی طالب علم مکرم عبدالغنی کریم صاحب شاہد کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانہ پر ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی اس تقریب میں جامعہ کے پرنسپل محترم سید داؤد احمد صاحب، دیگر اساتذہ کرام اور طلباء نے شریک ہو کر انہیں بہت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔

مکرم عبدالغنی کریم صاحب سماٹرا کے علاقہ پاڈانگ کے رہنے والے ہیں آپ ۱۸ سال کی عمر میں علم دین حاصل کرنے کی غرض سے ۱۹۶۳ء میں ربوہ آئے تھے۔ یہاں آپ نے جامعہ احمدیہ میں سات سال تک زیر تعلیم رہ کر امسال شاہد کی ڈگری حاصل کی ہے اسی دوران میں آپ نے ۱۹۶۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ اب آپ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مبلغ اسلام کی حیثیت سے اپنے وطن واپس جا رہے ہیں۔

نہایت سلیقہ سے ترتیب دی ہوئی اس سادہ اور پُروقار الوداعی تقریب میں خاص دعوت پر سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم مولوی امام الدین صاحب اور سابق مبلغ انڈونیشیا مکرم میاں عبدالحی صاحب نے شرکت فرمائی۔

دعوتِ چائے کے اختتام پر مکرم عبدالغنی کریم صاحب نے حاضرین سے اردو میں خطاب کرتے ہوئے اس پُرخلوص الوداعی تقریب کے انعقاد پر اپنے اساتذہ کرام اور ساتھی طلباء کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے زمانہ کو تربیت کا زمانہ قرار دیتے ہوئے اس امر پر ایک گونہ خوشی اور فخر کا اظہار کیا کہ انہیں اپنی زندگی میں حصول تربیت کا انمول موقع میسر آیا۔ آپ نے کہا جہاں تک حصولِ تربیت کا تعلق ہے میں سب سے زیادہ اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ممنون احسان اور مرہونِ منت ہوں۔ خلافت ثالثہ کے قیام کے وقت میں پہلا انڈونیشین ہوں جسے حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ اور یہ شرف ہی میرے لئے تربیت کا سب سے اہم اور گراں بہا ذریعہ ثابت ہو کر میری خوش بختی کا ضامن ٹھہرا۔ اور میں ہمیشہ ہی حضور کی نظر شفقت کا مورد رہا اس کے بعد میں اپنی تعلیم و تربیت کے لئے اپنے واجب الاحترام اساتذہ کرام کا ممنونِ احسان ہوں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید کہا کہ سب سے اہم بات جو یہاں رہ کر میں نے سیکھی ہے اور جسے انسان کی تربیت میں بنیادی اہمیت حاصل ہے یہ ہے کہ انسان کی سعادت اور کامیابی کا راز اطاعت میں مضمر ہے اور پھر اطاعت بھی ایسی ہونی چاہیئے جس میں انسان کی اپنی مرضی کا کوئی دخل نہ ہو۔ وہ اطاعت ہرگز اطاعت نہیں ہے کہ جب تک اپنی مرضی کے مطابق احکام اور ہدایات ملتے رہیں تو انسان انہیں بجالاتا رہے اور جہاں کوئی حکم اپنی مرضی کے خلاف ملا تو روگردانی اختیار کر لی۔ اطاعت تو نام ہی اس کا ہے کہ انسان اپنی مرضی اور خواہش کو بالائے طاق رکھ کر پھر اپنے بزرگوں اور امام وقت کی ہر آواز پر لبیک کہے۔ اور سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہو۔ آپ نے کہا اسلام کی سربلندی اور دنیا میں اس کا غلبہ خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ وابستہ ہے اور خلافت کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا جائے۔ آپ نے ربوہ میں اپنے سات سالہ قیام کی پُرکیف یادوں اور بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے کنار عاطفت میں ایک طویل عرصہ گزارنے کی سعادت کا ذکر کرتے ہوئے بہت گلوگیر آواز میں کہا اب میں ربوہ کی مقدس بستی کو خیرباد کہہ کر اپنے وطن واپس جا رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ مجھے اپنی زندگی میں دوبارہ مرکز سلسلہ میں آنے کا موقع ملے گا یا نہیں اور میں اپنے پیارے آقا کے نورانی چہرہ کی دوبارہ زیارت سے مشرف ہو سکوں گا یا نہیں۔ میں دوسروں تک پیغام حق پہنچانے کی غرض سے اپنے وطن واپس جا رہا ہوں۔ میں آپ بزرگوں اور بھائیوں سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ گراں بہا ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اپنے فضل سے سرخرو کرے۔

آخر میں مکرم عبدالغنی کریم صاحب کی درخواست پر محترم جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے اور یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ دعا کے بعد مکرم کریم صاحب نے اپنے اساتذہ کرام اور طلباء سے مصافحہ و معانقہ کیا اور اس طرح اپنی مادرِ علمی سے دعاؤں کے درمیان رخصت ہوئے۔

اخبار احمدیہ
بقیہ صفحہ اوّل

جائیں اور اپنے مال بے دریغ پیش کرتے چلے آرہے ہیں چونکہ امسال بوجوہ صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی وصولی میں کسی قدر کمی محسوس کی گئی ہے اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان چندہ جات کی خاطر خواہ وصولی کے لئے ۳۰ جنوری سے ۵ فروری تک کا ہفتہ مقرر فرمایا ہے۔

جماعت احمدیہ کے جملہ عہدیداروں اور موصیوں کی تنظیم کے صدر صاحبان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس ہفتہ میں پوری مستعدی اور جدوجہد کا مظاہرہ کر کے ایسے احباب جماعت سے جن کے ذمہ بقایا ہے چندہ عام، حصہ آمد اور دیگر چندہ جات وصول کریں۔ حتیٰ کہ جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو بقایا دار ہو۔ آپ نے یہ تحریک بھی فرمائی کہ اگر کسی جماعت میں کوئی بھائی ایسا ہو جو اپنی مالی حالت کے پیش نظر سر دست اپنے حصہ کا چندہ ادا نہ کر سکتا ہو تو اس جماعت کے ذی استطاعت بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ اسے اتنی رقم قرض دے دیں تا کہ وہ بھائی بھی اپنے حصہ کا چندہ ادا کر کے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل اور حضور کی تحریک پر لبیک کہنے کی سعادت سے محروم نہ رہے

بہر حال یہ ہفتہ جماعتوں کے عہدیداروں اور احباب کے لئے انتہائی سرگرمی اور دوڑ دھوپ کا ہفتہ ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ چندوں کی وصولی میں جو کمی واقع ہوئی ہے۔ اسے اس ہفتہ کے اندر اندر پورا کر کے عند اللہ سرخرو اور فائز المرام ٹھہریں۔

درخواست دعا

عزیزم مکرم محمود احمد صاحب چیف سپرنٹنڈنگ انجینئر واپڈا کی بیگم صاحبہ محترمہ اور ان کے بچے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ان سب کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے (میاں غلام محمد اختر ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے برادرم نسبتی مکرم محمد نصیر صاحب اطہر ایم بی اے امریکن ایکسپریس لاہور کو مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۷۱ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام محمود احمد رکھا گیا ہے عزیز نومولود مکرم قاری محمد امین صاحب کا پوتا اور مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب آف لندن کا نواسہ ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

(دین محمد شاہد۔ ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ مری)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵